تاسیس عمل میں آئی۔

الشیخ محمد حامد الفقی کی وفات کے بعد الشیخ عبدالرزاق عفیفی رئیس منتخب ہوئے۔ جو علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ان کے علاوہ جمعیۃ کے رؤساء میں الشیخ عبدالرحمٰن الوکیل، الشیخ محمد خلیل ھراس شامل ہیں۔

1969 میں جماعۃ کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی گئی۔ اس طرح الشیخ محمد عبدالمجید الشافعی کی جدوجہد سے صدر انورالسادات کے عہد میں 1972 میں یہ پابندی اٹھالی گئی۔ اور جماعۃ دوبارہ متحرک ہوئی۔

جماعۃ انصار السنہ مصر میں بے حد متحرک ہے۔ تمام بڑے اور چھوٹے شہروں میں اسکی شاخیں موجود ہیں۔ تعلیم وتربیت، دعوت وتبلیغ کے علاوہ فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ اور مسلمانوں کی خدمت میں دن رات مصروف ہے۔

حالیہ انقلابی تحریک میں بھی جماعۃ کی کارکردگی بہت مثبت رہی۔ اور مصر کو لیٹروں اور ڈکیٹروں سے نجات کے لیے قربانیاں پیش کی۔ یہی وجہ ہے کہ حالیہ انتخاب میں کھلے دل کے ساتھ ان کی خدمت کا اعتراف کیا۔ النور سلفی تحریک کا سیاسی ونگ ہے۔ جس نے اعتدال اور متوازن منشور پیش کیا۔ اور انتخابات میں 28 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ یہ انتہائی مبارک عمل ہے۔ اس پر ہم اپنے مصری سلفی بھائیوں کی کامیابی پر تہہ دل سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں۔ کہ آئندہ کے باقی مراحل بخیر وخوبی سرانجام پائیں۔ اور انہیں عوامی خدمت کا موقعہ میسر آئے۔ آمین۔

☆☆☆☆

## قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غیرقانونی سرگرمیاں!

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے جس کی تکمیل سے ادیان کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اس کے بعد کوئی دین نہیں۔ ''ان الدین عنداللہ الاسلام... الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا'' اسی طرح نبی مکرم ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔ '' ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین '' سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہونے والا نبوت ورسالت کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوگیا۔ آپ آخری نبی ہیں۔ جن پر دین کی تکمیل ہوگئی۔ اب قیامت

تک آپ کی نبوت اور دین اسلام باقی رہے گا۔ان شاء اللہ۔

آپ ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔اور جو کوئی بھی اس کا دعویٰ کرے گا۔وہ دجال اور کذاب ہوگا۔اس ضمن میں آپ نے یہ خبر دی کہ میرے بعد تیس کے قریب ایسے لوگ ہونگے۔جو نبوت ورسالت کا دعویٰ کریں گے۔لیکن یہ سبھی دجال اور کذاب ہونگے۔آپ ﷺ کے الفاظ یہ ہیں۔

**انه سيخرج في امتي كذابون دجالون قريباً من ثلاثين واني خاتم الانبياء لا نبي بعدي .**

برصغیر میں بھی ایسا برا وقت آیا جب قادیان سے ایک مسخرے نے یہ اعلان کیا کہ وہ مسیح موعود ہے۔حالانکہ یہ شخص اپنی حرکتوں اور کرتوتوں کی وجہ سے انسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں۔لیکن بد قسمتی دیکھیے کہ مخبوط الحواس کو بھی ایسے لوگ میسر آ گئے۔جنہوں نے اسے اس کی ہذیان اور یاوہ گوئی کو سچ سمجھ لیا۔العیاذ باللہ۔

اگر چہ برصغیر کی تقسیم سے قبل براہ راست اور بلا واسطہ علماء حق نے اس کو ناک چنے چبوائے۔اور ہر طرح سے اس کا محاسبہ کیا۔بے بس اور لاچار ہو کر یہ مزید ہذیان بکتا اور بد عائیں دیتا۔اور اس کا تذکرہ اپنی تحریروں میں بھی کرتا ہے۔لیکن عجیب اتفاق دیکھئے کہ اس کا مباہلہ فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ بھی ہوا۔اور اس میں بنیادی بات یہ طے پائی تھی۔کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔پورا عالم جانتا ہے کہ ملعون مرزا غلام احمد 1908 میں ہیضے کی بیماری میں مر گیا۔جبکہ حضرت مولانا ثناء اللہ نے طویل عمر پائی۔اور قیام پاکستان کے بعد 1948 کو سرگودھا میں رحلت فرمائی۔

قادیانی ٹولہ یہ سمجھتا رہا کہ وہ بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک مذہب ہیں۔اور سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرتے رہے۔کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔لیکن علماء حق کی مسلسل جدو جہد نے آخر کار انہیں کافر قرار دلا دیا۔اور اب یہ بالاتفاق کافر ہیں۔ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہ ہے۔بلکہ ان پر اسلامی شعائر استعمال کرنے پر بھی پابندی ہے۔

پاکستان میں بھی ان کی دعوتی سرگرمیاں جاری ہیں۔لیکن پرویز مشرف کے دور میں تو انہیں زیادہ جرأت حاصل ہوئی۔اور بڑی دلیری کے ساتھ اپنے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔اور اپنا لٹریچر اور دعوتی مکتوبات مختلف لوگوں کو ارسال کرتے ہیں۔لیکن یہ سارا کام گمنام ذرائع سے کرتے ہیں۔اور ڈاک کے لفافے پر بھی مہر پڑی نہیں جاتی۔دعوت ارسال کرنے والے بے غیرت اور بے شرم اس قدر بزدل اور کمینے ہیں۔کہ اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دیگر مذاہب کی طرح قادیانیوں کو بھی وہی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنی عبادت گاہوں میں جو چاہئیں وہ کریں۔ لیکن انہیں کھلے عام دعوت دینے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی دعوت گمراہی اور کفر پر مبنی ہے۔ باطل نظریات اور ضلالت کا راستہ ہے۔ اور پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ جس کا عقیدہ بڑا واضح ہے۔ جو توحید کے ساتھ پیغمبر آخرالزمان پر دوٹوک واضح اور غیر مبہم عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ ایسی حالت میں قادیانیوں کی دعوت اسلام اور پاکستان کے نظریات سے بالکل مختلف ہے۔
یہ بات بھی سچائی پر مبنی ہے کہ عقیدہ اسلام ہی جنت میں جانے کا واحد ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ تمام راستے گمراہی پر مبنی ہیں۔ اور اس پر قائم آدمی اگر اسی حالت میں مرگیا۔ تو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایسی حالت میں جانتے بوجھتے ہم کیونکر اور کیسے انہیں اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ لوگوں کو جہنم کے راستے پر لگائیں۔ انہیں گمراہ کر کے جنت کے راستے سے ہٹائیں۔ یہ صرف علماء حق ہی کا فریضہ نہیں ہے کہ انہیں اس کام سے روکیں۔ بلکہ حکومت اور تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کا راستہ روکیں۔ اور اس غیر اسلامی غیر قانونی اور غیر اخلاقی کام کرنے کی قطعاً اجازت نہ دیں۔
ان گذارشات کی ہمیں اس لیے ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ ہمیں کئی ہفتوں سے مسلسل بذریعہ ڈاک ایک لفافہ موصول ہورہا ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد ملعون کی خرافات پر مبنی باتیں اور جہالت اور گمراہی پر مبنی دعوت دی جاتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہ کسی بھی ادارے میں ایسی ڈاک بھیج سکتے ہیں۔ تو باقی جگہوں پر کیوں نہیں؟ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اور دیگر تمام ادارے اس کا نوٹس لیں گے۔ نیز عوام الناس سے بھی گذارش ہے کہ ایسی صورت میں وہ اپنے آئمہ حضرات اور خطباء عظام سے رہنمائی لیں اور قادیانیوں کے اس دجل وفریب کا شکار نہ ہوں۔

☆☆☆☆

## مولانا معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ **کچھ یادیں کچھ باتیں**

مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ اپنے عہد کے ممتاز عالم دین مفکر دانشور، سیاسی مدبر اور روحانی مرشد تھے۔ راقم کو انکی قربت کا دعوی تو نہیں ہے۔ البتہ میاں فضل حق مرحوم کی وساطت سے ان